احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 5 اگست 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 5 اگست 2002ء 25 جمادی الاول 1423 ہجری - 5 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 176

حصول تقویٰ کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے میرے رب مجھے اپنا شکر گزار اپنا ذکر کرنے والا اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا کامل اطاعت گزار اور اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنادے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر 3474)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خداتعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خداتعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خداتعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خداتعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔

(برکات الدعا - روحانی خزائن جلد 6 ص 9)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

مزید ٹیسٹوں پر ماہرین کی رائے لی جا رہی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں

ربوہ: 3/ اگست 2002ء۔ حضور انور کی صحت کے بارہ میں مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

احباب جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں اطلاع دی جاتی رہی ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے حضور انور کی طبیعت ناساز چلی آرہی ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق مزید ٹیسٹ ہوئے ہیں اور متعلقہ ماہرین کی اس بارہ میں رائے لی جارہی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معالجین کو صحیح تشخیص کے لئے راہنمائی فرمائے۔ اور محض اپنے فضل سے علاج میں برکت عطا فرمائے۔ اور حضور انور کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ زبان پاک کرنے کی مہم چلائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 4۔فروری 2000ء میں ارشاد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آکر پھر خدا کو گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا۔

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گند ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں۔ اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہرحال باہر نکلنا ہے۔ جماعت احمدیہ ہے جو زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیاں اور بددعائیں نہ اٹھیں۔''

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 2 مئی 2000ء ص 3)

آپ کی صحت کا صدقہ

نادار اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے ذریعہ سے آپ جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں وہاں آپ اس کار خیر کی بدولت اپنی صحت کی پیشگی حفاظت اور اس کیلئے صدقہ کا موقع بھی پیدا کر رہے ہونگے۔

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مستحق اور نادار مریضان مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے یہ سلسلہ سب کیلئے جاری رکھنا ممکن نہیں رہا۔ آپ کے عطیات سے نادار مریض مفت علاج کی سہولت حاصل کر کے آپ کیلئے دعاگو ہونگے۔ دل کھول کر اس مد میں عطیات ارسال فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین (ناظر امور عامہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور خلافت

1914ء

14 مارچ — بیت نور میں بعد نماز عصر انتخاب خلافت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پہلا خطاب۔ پونے پانچ بجے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا جنازہ پڑھایا۔

___ بیرونی جماعتوں کی طرف سے سب سے پہلے شاہ جہانپور اور پھر دہلی کی جماعت نے تحریری بیعت کی۔

___ بیرونی جماعتوں میں بزرگان سلسلہ کے دورے۔

17 مارچ — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت اقصیٰ میں درس القرآن کا آغاز فرمایا، جو سورۃ مجادلہ سے شروع ہوا۔ اور 8/اپریل سے الفضل میں قسط وار شائع ہونے لگا بعد میں حقائق القرآن کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔

___ حضور نے حضرت خلیفہ اول کی وصیت کے مطابق مستورات میں بھی درس قرآن شروع کردیا۔

___ بعد نماز مغرب مجالس عرفان کا انعقاد۔

___ حضور کی ڈاک اور ملاقات کے انتظام کے لئے حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری، افسر ڈاک، مقرر ہوئے۔

20 مارچ — حضور نے زمانہ خلافت کا پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔

21 مارچ — حضور کی طرف سے زبردست اشتہار شائع ہوا ''کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے''۔

10 اپریل — خلافت ثانیہ میں صدر انجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس حضور کی زیر صدارت ہوا۔

12 اپریل — بیت مبارک میں ملک بھر کے احمدی نمائندوں کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی بیرونی نمائندگان کی تعداد ڈیڑھ سو تھی۔ حضور کا خطاب ''منصب خلافت'' کے نام سے شائع ہوا۔ اسی شوریٰ میں حضور نے 'انجمن ترقی اسلام' کی بنیاد ڈالی۔

27 اپریل — حضور نے بخاری شریف کا درس جاری کیا۔

اپریل — احمدیہ مشن ہاؤس لندن کا مستقل صورت میں قیام۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ووکنگ چھوڑ کر لندن تشریف لے آئے اور یہاں کرائے کے مکان میں اپنا مرکز قائم کیا۔ پہلا شخص جس نے آپ کے ذریعہ بیعت کی ایک صحافی کوریو نامی تھا۔

___ حضور نے الدین الحی کے نام سے عربی زبان میں ٹریکٹ لکھا جس کی عرب ممالک میں اشاعت کی گئی۔

___ حضور نے دعوت حق کے لئے جماعت سے بارہ ہزار روپیہ کی اپیل فرمائی۔

اپریل — حضور کے ارشاد پر مربیان کی تیاری کے لئے کئی کلاسوں کا اجراء۔

31 مئی — حضور کے ساتھ حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نکاح کا اعلان حضرت سید سرور شاہ صاحب نے فرمایا۔

جون — ایک رویا کے نتیجہ میں حضور نے شاہ دکن کو دعوت الی اللہ کی خاطر تحفۃ الملوک تصنیف فرمائی۔

جولائی — حضور نے اہل بنگال کے لئے بنگالی زبان میں ایک رسالہ شائع فرمایا۔

28 جولائی — حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا جب آسٹریا نے سرویا پر چڑھائی کردی۔

16 ستمبر — حضور نے والیہ بھوپال سلطان جہاں بیگم صاحبہ کے نام تبلیغی خط لکھا۔

ستمبر — حضور نے انڈین ریلیف فنڈ کے لئے اپیل کی۔

27 نومبر — حضور نے منارۃ المسیح کی تکمیل کی تحریک فرمائی اور خطبہ جمعہ کے بعد عمارت پر اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھی۔

26 تا 29 دسمبر — جلسہ سالانہ پر حضور کی چار تقاریر۔ تین تقاریر برکات خلافت کے نام سے شائع ہوئیں۔ حاضری مرد 3500 عورتیں 400۔

متفرق واقعات

___ اخبار الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد کیا گیا۔

___ جماعت کی علمی ترقی اور بہبود کے لئے ایک تعلیمی کمیٹی قائم ہوئی جس نے کئی سکول کھولے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 217

حقیقی بہشت

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''مذہب کی غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے نجات پاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا''

(چشمہ مسیحی صفحہ 25-26)

فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر

مامور زمانہ کی دنیا بھر میں منادی:-

''میں بار بار کہتا ہوں اور زور سے کہتا ہوں کہ اگر عقائد دینیہ فلسفہ کے رنگ پر اور ہندسہ اور حساب کی طرح عام طور پر بدیہی الثبوت ہوتے تو وہ ہرگز نجات کا ذریعہ نہ ٹھہر سکتے بھائیو یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امور مخفیہ سے وابستہ ہے اگر حقائق اشیاء مستور نہ ہوتی تو ایمان نہ ہوتا.......... سو اٹھو ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی ایمان کا ایک ذرہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے

(حاشیہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ 270 تا 273)

صد حیف اس زمانہ میں قصوں پہ ہے مدار\
قصوں پہ سارا دیں کی سچائی کا انحصار\
جس کو تلاش ہے کہ ملے اس کو کردگار\
اس کے لئے حرام جو قصوں پہ ہو نثار\
اس کا تو فرض ہے کہ وہ ڈھونڈے خدا کا نور\
تا ہووے شک و شبہ سبھی اس کے دل سے دور

ایک سربستہ راز کا انکشاف

2 اگست 1901ء کا واقعہ ہے کہ مولوی بہاء الدین صاحب احمد آبادی نے حضرت مسیح موعود سے استفسار کیا کہ مکتوبات امام ربانی میں مسیح موعود حنفی مذہب پر ہوگا اس کا کیا مطلب ہے فرمایا:-

''اس سے یہ مراد ہے کہ جیسے حضرت امام اعظمؒ قرآن شریف ہی سے استدلال کرتے تھے اسی طرح مسیح موعود بھی قرآن شریف ہی کے علوم اور حقائق کو لے کر آئے گا چنانچہ اپنے مکتوبات میں دوسری جگہ انہوں نے اس راز کو کھول بھی دیا ہے اور خصوصیت سے ذکر کیا ہے کہ مسیح موعود کو قرآنی حقائق کا علم دیا جائے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 531)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جو شب ستم تھی دھواں وہ لہو سے ہم نے نکھار دی

حضرت مصلح موعود کا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ اور بعد کے حالات

نئے صدر علامہ اقبال نے کشمیر کمیٹی کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا

مدیر اخبار سیاست سید حبیب نے کہا کہ مرزا صاحب کی علیحدگی کشمیر کمیٹی کی موت کے مترادف ہے

قسط اول

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

1931ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم ہوئی جس کے پہلے صدر حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی کے نتیجہ میں کشمیریوں کو حقوق ملنے کا آغاز ہو گیا اور کشمیریوں کی آواز سنائی دی جانے لگی۔ چنانچہ مہاراجہ ہری سنگھ نے اپنی سالگرہ کے موقع پر 15/نومبر 1931ء کو کئی گرفتار شدہ کشمیری سیاسی عمائدین جن میں شیخ محمد عبداللہ بھی شامل تھے کو رہا کرنے کا اعلان کر دیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ربوہ یکم، 2، 4 فروری 2002ء)

کشمیر کمیٹی کی ان کامیابیوں کو دیکھ کر برصغیر کی بعض سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے اپنے خاص مقاصد حاصل کرنے کے لئے احمدیوں کی کشمیر کمیٹی کے لئے خدمات کرنے پر اعتراض کیا اور احمدیوں کو اس خدمت سے محروم کرنے کے لئے شورش شروع کر دی نتیجۃً حضرت مصلح موعود صدر کشمیر کمیٹی نے کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ آنے والے حالات نے ثابت کر دیا کہ شورش برپا کرنے والوں نے کشمیریوں کے ساتھ کس قدر زیادتی کی اور مسئلہ کشمیر کو نقصان پہنچایا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی پوری تندہی اور بے لوث جذبے کے ساتھ مسلمانان کشمیر کے مصائب دور کرنے میں دامے درمے سخنے مصروف تھی۔ لیکن بعض حاسد اور تنگ نظر لوگ اس میں رخنہ ڈالنے کی سازش میں لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ انگریزی اخبار 'سول اینڈ ملٹری گزٹ' مورخہ 4/مئی 1933ء میں ایک بیان شائع ہوا کہ کشمیر کمیٹی کے بعض ممبران نے یہ درخواست بھیجی ہے کہ آئندہ کشمیر کمیٹی کا صدر غیر قادیانی ہوا کرے ۔علاوہ ازیں کشمیر کمیٹی کے تیرہ ارکان کے دستخطوں سے صدر کشمیر کمیٹی (حضرت مصلح موعود) کے نام ایک مکتوب پہنچا جس میں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ پندرہ دنوں کے اندر اندر کمیٹی کا اجلاس بلانا ضروری ہے تاکہ عہدیداران کا انتخاب کرایا جائے۔

کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ

مندرجہ بالا مکتوب کے موصول ہونے کے بعد حضرت مصلح موعود نے 7 مئی 1933ء کو سیسل ہوٹل لاہور میں کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس بلوایا اور مندرجہ ذیل تحریر پڑھ کر سنائی:۔

''مجھے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تیرہ ممبروں کے دستخط سے ایک تحریر ملی ہے جس میں اس امر کی خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ میں پندرہ دن کے اندر کشمیر کمیٹی کا ایک اجلاس اس غرض سے منعقد کروں کہ کمیٹی کے عہدہ داروں کا نیا انتخاب کیا جائے۔ گو میں اپنے گزشتہ طریق عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ میں نے کبھی کسی ایک ممبر کی خواہش کو بھی کمیٹی کے بارہ میں پس پشت نہیں ڈالا، اس قدر دستخطوں کی ضرورت کو نہیں سمجھا۔ لیکن ویسے میں ان ممبروں کی خواہش سے متفق ہوں اور وہ ممبران جو کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہوتے رہتے ہیں ان میں سے بعض کو شاید یاد ہو کہ میں نے گزشتہ سال ایک اجلاس کے موقع پر خود یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اب ایک سال گزر چکا۔ اس کے عہدہ داروں کا نیا انتخاب ہو جانا چاہئے .... غرض میں احباب کی خواہش سے متفق ہوں اور آئندہ انتخاب کے لئے راستہ صاف کرنے کی غرض سے اور اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اب کشمیر کمیٹی کے کام کی نوعیت بہت کچھ بدل گئی ہے میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہوتا ہوں۔ میں اس موقعہ پر یہ بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبروں کا شکریہ ادا کروں۔ انہوں نے باوجود قسم قسم کے مشکلات کے حتی الوسع تعاون سے کام لیا۔ اور کئی مواقع پر میری خواہش کی بناء پر اپنی آراء کو ایک ایسے دائرہ میں محدود کر دیا جو اتحاد کے لئے ضروری تھا''۔

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 610,609)

مندرجہ بالا بیان کے پڑھے جانے کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے کچھ قراردادیں پاس کیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:۔

''آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا یہ جلسہ ''سول اینڈ ملٹری گزٹ'' میں شائع شدہ بیان سے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے متعدد ارکان نے ایک درخواست اس امر کی بھیجی ہے کہ آئندہ کمیٹی کا صدر غیر قادیانی ہوا کرے قطعی علیحدگی کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ جلسہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مسلمانان کشمیر کے لیے جو گراں بہا اور مخلصانہ خدمات انجام دی ہیں ان پر آپ کا دلی شکریہ ادا کرے۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بذات خود آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ کمیٹی افسوس کیساتھ ان کا استعفیٰ قبول کرتی ہے۔

یہ جلسہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قائم مقام صدر اور ملک برکت علی صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو آئندہ انتخابات تک قائمقام سیکرٹری مقرر کرتا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد ششم ص 610)

پھر سے یاس و افسوس کی فضا

حضرت مصلح موعود کے استعفیٰ کے بعد مظلومان کشمیر کا کوئی پرسان حال نہ رہا اور پھر سے گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ ممتاز کشمیری لیڈر شیخ محمد عبداللہ اور ان کے دو معتمد ساتھی بھی گرفتار کر لئے گئے جس سے ہر طرف پریشانی اور مایوسی پھیل گئی۔

جیل سے ان تینوں زعماء نے اپنے دستخطوں سے ایک مکتوب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تحریر کیا جس کا عکس تاریخ احمدیت جلد ششم اور کتاب ''کشمیر کی کہانی'' میں محفوظ ہے۔ خط کا متن ملاحظہ کیجئے:۔

بحضور حضرت امام جماعت احمدیہ۔ قادیان

ہم اس حیثیت سے کہ کشمیر کے مظلوم ہیں اور ہمارا جرم صرف اسلام ہے۔ ہم حضور سے بحیثیت امام جماعت احمدیہ ہونے کے طالب امداد ہیں۔ حضور ہماری امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

گو ہمیں اس امر کا ازحد صدمہ ہے کہ حضور نے اپنا دست شفقت بعض کم فہم احباب کی وجہ سے ہمارے سر پر سے اٹھا لیا۔ مگر آپ کی ذات سے ہمیں پوری امید ہے کہ حضور اس آڑے وقت میں ہماری راہنمائی فرما کر ہمیں ممنون و مشکور فرماوینگے۔ اور ہمارے لئے ساتھ ہی دعا بھی فرماویں۔ والسلام مفصل حالات صوفی عبدالاحد صاحب تحریر کریں گے۔ جیل جاتے وقت عریضہ لکھا گیا۔ کسی بھی قسم کی غلطی ہو تو معافی کے خواستگار ہیں۔

خاکساران

غلام محمد بخشی، شیخ محمد عبداللہ

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 611)

(ب) چند روز بعد معروف کشمیری لیڈر چوہدری غلام عباس اور ان کے ساتھی عبدالمجید قریشی بھی گرفتار کر لئے گئے۔ اس پر جو خط انہوں نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں تحریر کیا اس کا بھی عکس تاریخ احمدیت جلد ششم اور کتاب ''کشمیر کی کہانی'' میں محفوظ ہے۔ خط کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:۔

از دفتر جموں و کشمیر مسلم کانفرنس

بخدمت حضرت صاحب قبلہ!

مزاج شریف۔

بندہ مع عبدالمجید قریشی ایڈیٹر ''پاسبان'' آج غالبًا ایک نوٹس کے بعد جو نوٹیفیکیشن ایل 19 کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ہمیں موصول ہوا ہے۔ خلاف ورزی کر کے جیل میں جا رہے ہیں۔

آنجناب نے جو کچھ اس وقت تک مظلومان کشمیر کے لئے کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ بندہ کو امید واثق ہے کہ آنجناب اپنے گزشتہ ایثار کے پیش نظر پھر مظلوم مسلمانان کشمیر کی حمایت کے لئے کمربستہ ہو جائیں گے کیونکہ حالات سخت نازک صورت اختیار کر رہے ہیں اور آنجناب کی مساعی جمیلہ کی ازحد ضرورت ہے۔ "بر کریماں کارہا دشوار نیست"

احقر غلام عباس

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 612)

(ج) مدیر 'انقلاب' مولانا غلام رسول مہر کی تحریر

"میں نے یہ کہا تھا کہ عہدہ داروں کے انتخاب کی درخواست پر میرے بھی دستخط ثبت ہیں۔ لیکن میں خود سیکرٹری تھا اور میرے سامنے اگر دن میں دس مرتبہ بھی ایسی درخواستیں آتیں تو میرے لئے مناسب یہی تھا کہ ان پر بلاتامل دستخط کرتا اس لئے کہ دستخط نہ کرنے کی صورت میں ظاہر ہوتا کہ میں اپنے عہدہ پر قائم رہنے کا خواہاں ہوں لیکن مرزا صاحب کا استعفیٰ منظور نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اس لئے کہ میری دیانتداری کے ساتھ یہ رائے ہے کہ اس سے کشمیر کمیٹی کے اختیار کردہ کام میں خلل پڑ جائے گا۔ اس پر مختلف اصحاب نے میری تائید کی۔"

("انقلاب" لاہور 13 مئی 1933ء بحوالہ 'کشمیر کی کہانی' ص 245)

(د) ممتاز صحافی و مصنف سید حبیب کا تبصرہ

"میں جلسہ میں موجود نہ تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں مرزا صاحب کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مولانا چوہدری غلام رسول صاحب مہر نے بھی سیکرٹری کے عہدہ سے استعفیٰ داخل کر دیا اور ان کی جگہ ملک برکت علی صاحب کا تقرر عمل میں آیا۔ میں خوش ہوں کہ ایسا ہوا۔ اس لئے میری دانست میں اپنی اعلیٰ قابلیت کے باوجود ڈاکٹر اقبال اور ملک برکت علی صاحب دونوں اس کام کو چلا نہیں سکیں گے۔ اور یوں دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ جس زمانہ میں کشمیر کی حالت نازک تھی۔ اس زمانہ میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا۔ انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلافات عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور امت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔ میری رائے میں مرزا صاحب کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے۔"

(اخبار 'سیاست' 1933-5-18 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 617)

سید حبیب کا تبصرہ سچ ثابت ہوا اور علامہ اقبال نے 20 جون 1933ء کو کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا۔

اندرون خانہ سازشیں

دراصل آل انڈیا کشمیر کمیٹی اپنے پہلے صدر حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب امام جماعت احمدیہ کے دور صدارت میں جو کارہائے نمایاں انجام دے رہی تھی وہ مخالفین کو ایک آنکھ نہ بھاتے تھے اور انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خلاف ساز باز شروع کر دی۔ کچھ تفصیل درج ذیل ہے:۔

اس سلسلہ میں پنجاب کے مشہور لیڈر جناب احمد یار دولتانہ (والد محترم جناب ممتاز محمد خان دولتانہ سابق وزیراعلیٰ پنجاب) کا ایک خط پڑھتے ہیں جو انہوں نے حضرت مصلح موعود کے نام لکھا اور جس کا عکس تاریخ احمدیت جلد ششم میں محفوظ ہے۔ آیئے متذکرہ خط کا ایک حصہ پڑھتے ہیں:۔

دلنواز۔ ڈلہوزی 12/7/33

حسام الدین جو کشمیر سے آیا تھا اس نے لاہور میں روپیہ خرچ کیا اسے ایک دوست نے کہا کہ کشمیر کمیٹی کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہو سکتا جب تک حضور کمیٹی میں ہیں۔ آپ کی ذات مہاراجہ کی آنکھوں میں مثل خار کھٹکتی تھی"۔

(تاریخ احمدیت جلد ششم ص 622)

چوہدری غلام عباس کی تنقید

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی سے مسلمانان کشمیر کے اندر جو بیداری پیدا ہو رہی تھی اور ریاست کی طرف سے ان کو جو حقوق ملنا شروع ہوئے تھے وہ ساز باز کرنے والوں کو ہرگز نہ بھاتے تھے۔ اس سلسلہ میں احرار نے بھی پوری طرح منفی اور نقصان دہ طریق اختیار کیا۔ اس کی تھوڑی سی وضاحت مشہور کشمیری لیڈر چوہدری غلام عباس صاحب کی کتاب "کشمکش" کے ص 117 سے پیش کی جاتی ہے۔

"چند نوجوان احرار کے حامی تھے۔ انہوں نے مسلم ایسوسی ایشن پر دباؤ ڈالا کہ ریاست کے مسلمان احرار کی رفاقت سے کام کریں۔ جماعت احرار کے لیڈروں اور بزرگوں سے جموں اور کشمیر کے مسلمانوں کو شدید اختلاف تھے۔ یہ تحریک انہوں نے ہماری شدید مخالفت کے باوجود ایسے حالات میں شروع کی جو اسلامیان ریاست کی اس وقت کی سیاسی فضا کیلئے سازگار نہ تھی۔ کمیشن کے فیصلہ کی طرف ہندوستان اور ریاست کے مسلمانوں کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں اور ہر معقول آدمی اس وقت کسی غیر آئینی کارروائی کو مفاد ملت کے خلاف ایک تخریبی حرکت تصور کرتا تھا"۔

("کشمکش" ص 117 بحوالہ 'اقبال اور احمدیت' ص 447)

مفاد پرستی اور ذہن دولت کی حرص نے کیا کیا گل کھلائے۔ اس سلسلہ میں کشمیری لیڈر شیخ محمد عبداللہ کی مشہور کتاب "آتش چنار" کے صفحہ 139 تا 143 کا مطالعہ یہ تفاصیل واضح کرتا ہے"۔

آل انڈیا مجلس احرار نے ہماری مصیبت کو اپنی سیاسی دوکان کی رونق بڑھانے کا اچھا موقع خیال کیا۔ مجلس احرار نے شہید گنج لاہور کے معاملے کے متعلق جو روش اختیار کی تھی۔ اس کی بنا پر اس کی شہرت کو دھکا لگا تھا۔ اب مجلس کے اکابر تحریک کشمیر سے وابستگی ظاہر کر کے اس دھبے کو دور کرنا چاہتے تھے۔ ان کا ایک وفد راجہ ہری کرشن کول کی دعوت پر کشمیر آیا اور سری نگر میں راجہ صاحب کی کوٹھی کے نزدیک لال منڈی میں سرکاری مہمانوں کی حیثیت سے ایک نیچے بنجائے ہاؤس بوٹ میں قیام پذیر ہوا۔ راجہ صاحب کے ساتھ ان کی کئی نجی ملاقاتیں ہوئیں۔ ان ملاقاتوں میں کیا کھچڑی پکتی رہی۔ اس کا علم نہیں ہو سکا لیکن شہر میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ راجہ صاحب کے ساتھ سودے بازی ہو رہی ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ پنجاب میں کشمیر کے معاملے پر حکومت کے خلاف جو آگ لگی ہوئی ہے مجلس احرار اس پر پانی ڈالنے کے لئے اپنی خدمات کسی خطیر رقم کے عوض پیش کرنے پر آمادہ تھی۔ مجلس احرار کو مالی وسائل کی بڑی ضرورت تھی ان کا مقابلہ .... مسلم لیگ کے بڑھتے ہوئے اثر رسوخ سے تھا .... وہ روپے کا ایندھن ڈال کر اپنی جماعت کا انجن چالو کرنا چاہتے تھے۔ اور تمام ہند میں پھیل جانا چاہتے تھے۔ ادھر کشمیر میں راجہ صاحب نے تجوریوں کے منہ کھول دیئے تھے۔

میری دوسری گرفتاری کے بعد .... مجلس احرار کا یہ وفد پھر سری نگر آیا۔ بدقسمتی سے اس بار بھی سرکاری مہمانوں کی حیثیت سے ہی آئے .... میں ان سے ملنے کے لئے گیا تو وفد کے ارکان نے شکوہ کیا کہ "جہاں کشمیر کمیٹی (صدر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ ناقل) کے نمائندوں کے پاس عام لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے وہاں ہمیں کوئی پوچھتا ہی نہیں"۔ میں نے جواب دیا .... **آپ کے ہوتے ہوئے سرکار نے یہاں کے مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی اور آپ بدستور اس کی بانہوں میں بانہیں حمائل کرتے رہے۔** حکومت کی گولیوں سے ان کے بے گناہ سینے چھلنی ہو چکے ہیں۔ سرکاری تازیانوں نے ان کے جسم کی کھالیں ادھیڑ دی ہیں۔ انہیں بھانت بھانت کے فرضی مقدمات میں ماخوذ کر کے پریشان کیا جا رہا ہے۔ انہیں علاج معالجے کے لئے پیسے کی ضرورت ہے۔ ماہرانہ قانونی مشورے کی ضرورت ہے۔ آپ ان ضروریات میں کہیں ان کی دست گیری نہیں کر رہے ہیں .... **مگر کشمیر کمیٹی اپنے خرچ پر وکلاء بھیج کر ان کی امداد کر رہی ہے۔** .... اتنا ہی نہیں، کشمیر کمیٹی کے نمائندے، شہداء اور قیدیوں کے گھروں میں جا کر اپنی بساط کے مطابق نقد و جنس سے ان کا بوجھ ہلکا کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر وہ آپ کے دیوان خانے کو بھول کر کشمیر کمیٹی کے نمائندوں کا دامن پکڑ لیں تو اس میں اچنبھے کی بات کیا ہے"۔

("آتش چنار" از شیخ محمد عبداللہ پبلشرز چوہدری اکیڈمی لاہور ص 139 تا 142)

تعمیر مہمان خانہ اور اس کے ساتھ کنوئیں کی تحریک

حضرت مسیح موعود نے 17 فروری 1897ء کو بذریعہ اشتہار جماعت مخلصین کو اطلاع دی کہ "عرصہ ہوا مجھے الہام ہوا تھا کہ اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے پشاور سے مدراس تک تو میں نے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ لیا اب دوبارہ یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہو گی۔"

لہٰذا حضرت اقدس نے قادیان میں ان دنوں تشریف لانے والے مہمانوں کے مشورہ سے تحریک فرمائی کہ مکان اور اس کے ساتھ ایک کنواں بھی تیار کیا جائے جس کا تخمینہ قریباً دو ہزار قرار دیا گیا ہے لہٰذا جہاں تک ممکن ہو یہ چندہ جلد مرکز میں آنا چاہئے اس اشتہار میں حضور نے کپورتھلہ، امروہہ، مدراس، بنگلور، مالیر کوٹلہ، بھیرہ، لاہور، شملہ اور وزیر آباد کے ان مخلصین کی فہرست بھی شائع فرمائی جنہوں نے اس وقت تک اس کار خیر میں حصہ لیا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 327-328)

حضرت شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس امرتسر کے بیان کے مطابق ان تعمیرات کے مہتمم نانا جان حضرت سید میر ناصر نواب صاحب دہلوی (نبیرہ حضرت خواجہ میر درد) تھے۔ (نور احمد ص 45)

سید حبیب کا تبصرہ

برصغیر کے معروف رسالہ "سیاست" کے مدیر سید حبیب اپنی کتاب "تحریک قادیان" کے ص 42 پر رقمطراز ہیں:۔

"مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے صرف دو جماعتیں پیدا ہوئیں۔ ایک کشمیر کمیٹی، دوسری احرار۔ تیسری جماعت نہ کسی نے بنائی اور نہ بن سکی۔ احرار پر مجھے اعتبار نہ تھا اور اب دنیا تسلیم کرتی ہے کہ کشمیر کے یتامیٰ، مظلومین اور بیواؤں کے نام سے روپیہ وصول کر کے احرار، شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے۔ ان میں سے ایک لیڈر بھی ایسا نہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس جرم کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ کشمیر کمیٹی نے انہیں دعوت اتحاد عملی دی مگر اس شرط پر کہ کثرت رائے سے کام ہو اور حساب باقاعدہ رکھا جائے۔ انہوں نے دونوں اصولوں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میرے لئے سوائے ازیں چارہ نہ تھا کہ میں کشمیر کمیٹی کا ساتھ دیتا اور میں بانگ دہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی، محنت، ہمت، جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا۔ اور اس کی وجہ سے میں ان کی عزت کرتا ہوں" (بحوالہ 'اقبال اور احمدیت' ص 452)

مرتبہ: حنیف احمد محمود صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

صدی کا بہترین فیصلہ

منظور الحسن صاحب لکھتے ہیں:

بنگلہ دیش کی عدالت عالیہ کا فیصلہ ہمارے نزدیک ۔امت کی تاریخ میں ایک عظیم فیصلہ ہے۔ جناب جاوید احمد غامدی نے اسے بجا طور پر صدی کا بہترین فیصلہ قرار دیا ہے۔ بنگلہ دیش کی عدالت اگر علما کے فتووں اور قانونی فیصلوں پر پابندی لگانے کی بجائے ۔ان کے اظہار رائے پر پابندی عائد کرتی تو ہم اسے صدی کا بد ترین فیصلہ قرار دیتے اور انہی صفحات میں بے خوف لومتہ ولائم اس پر نقد کر رہے ہوتے۔

موجودہ زمانے میں امت مسلمہ کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ اس کے علما اپنی اصل ذمہ داری کو ادا کرنے کے بجائے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے پر مصر ہیں جن کے نہ وہ مکلف ہیں اور نہ اہل ہیں۔ قرآن و سنت کی رو سے علما کی اصل ذمہ داری دعوت و تبلیغ ۔انذار و تبشیر اور تعلیم و تحقیق ہے۔ ان کا کام سیاست نہیں ۔بلکہ سیاست دانوں کو دین کی راہنمائی سے آگاہی ہے ۔ان کا کام حکومت نہیں ۔بلکہ حکمرانوں کی اصلاح کی کوشش ہے ۔ان کا کام جہاد و قتال نہیں ۔بلکہ جہاد کی تعلیم اور جذبہ جہاد کی بیداری ہے ۔اسی طرح ان کا کام قانون سازی اور فتویٰ بازی نہیں بلکہ تحقیق و اجتہاد ہے۔ گویا انہیں قرآن مجید کا مفہوم سمجھنے ۔سنت ثابتہ کا مدعا متعین کرنے اور قول پیغمبر کا منشا معلوم کرنے کے لئے تحقیق کرنی ہے اور جن امور میں قرآن و سنت خاموش ہیں ان میں اپنی عقل و بصیرت سے اجتہادی آرا قائم کرنی ہیں۔ ان کی کسی تحقیق یا اجتہاد کو جب عدلیہ یا پارلیمنٹ قبول کرے گی تو وہ قانون قرار پائے گا۔ اس سے پہلے اس کی حیثیت محض ایک رائے کی ہوگی۔ اس لیے اسے اسی حیثیت سے پیش کیا جائے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حکم نہیں لگایا جائے گا ۔کوئی فیصلہ نہیں سنایا جائے گا ۔کوئی فتویٰ نہیں دیا جائے گا ۔بلکہ طالب علمانہ لب و لہجے میں محض علم و استدلال کی بنا پر اپنا نقطہ نظر پیش کیا جائے گا۔ یہ نہیں کہا جائے گا کہ فلاں شخص کافر ہے ۔بلکہ اس کی اگر ضرورت پیش آئے تو یہ کہا جائے گا کہ فلاں شخص کا فلاں عقیدہ کفر ہے۔ یہ نہیں کہا جائے گا کہ فلاں آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کا فلاں نقطہ نظر اسلام کے دائرے میں نہیں آتا۔ یہ نہیں کہا جائے گا فلاں آدمی مشرک ہے ۔بلکہ یہ کہا جائے گا فلاں نظریہ یا فلاں طرز عمل شرک ہے۔ یہ نہیں کہا جائے گا کہ زید کی طرف سے دی گئی ایک وقت کی تین طلاقیں واقع ہو گئی ہیں ۔بلکہ یہ کہا جائے گا کہ ایک وقت کی تین طلاقیں واقع ہونی چاہئیں۔

حکم لگانا ۔فیصلہ سنانا ۔قانون وضع کرنا اور فتویٰ جاری کرنا در حقیقت ۔عدلیہ اور حکومت کا کام ہے کسی عالم دین یا کسی اور غیر مجاز فرد کی طرف سے اس کام کو انجام دینے کی کوشش سراسر تجاوز ہے۔ خلافت راشدہ کے زمانے میں اس اصول کو ہمیشہ ملحوظ رکھا گیا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب "ازالۃ الخفاء" میں لکھتے ہیں:

"اس زمانے تک وعظ اور فتویٰ خلیفہ کی رائے پر موقوف تھا۔ خلیفہ کے حکم کے بغیر نہ وعظ کہتے تھے۔ اور نہ فتویٰ دیتے تھے۔ بعد میں خلیفہ کے حکم کے بغیر وعظ کہنے اور فتوی دینے لگے اور فتویٰ کے معاملے میں جماعت (مجلس شوریٰ) کے مشورہ کی جو صورت پہلے تھی وہ باقی نہ رہی۔ (اس زمانے میں) جب کوئی اختلافی صورت نمودار ہوتی ۔ خلیفہ کے سامنے معاملہ پیش کرتے ۔ خلیفہ اہل علم و تقویٰ سے مشورہ کرنے کے بعد ایک رائے قائم کرتا اور وہی سب لوگوں کی رائے بن جاتی۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ہر عالم بطور خود فتویٰ دینے لگا اور اس طرح مسلمانوں میں اختلاف برپا ہوا"۔

(بحوالہ "اسلامی ریاست میں فقہی اختلافات کا حل" ۔مولانا امین احسن اصلاحی ۔ص 32)

(ماہنامہ اشراق فروری 2001ء ص 4)

ہم نفرتیں بو رہے ہیں

زندگی کا ایک سیدھا سادا سا دائمی اصول ہے کہ آپ جو آج بوتے ہیں کل وہی کاٹتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ آج جو بوئیں اور کل گندم کاٹیں۔ آج ہم نے جو کچھ بویا ہے اور جو کچھ بوئیں گے وہی اکیسویں صدی میں کاٹیں گے۔ اپنے چاروں طرف نظر دوڑائیے تو آپ دیکھیں گے کہ ہم نفرتیں بو رہے ہیں' ناانصافیوں سے معاشرے کی جڑیں کاٹ رہے ہیں' ہر شخص ایک دوسرے کے حقوق سلب کر کے اپنا الو سیدھا کر رہا ہے' جبر ہمارا مزاج ہے' استحصال اور ناانصافی ہمارا مسلک ہے' فرقہ پرستی اور قبائلی انداز نظر ہمارا اصول حیات ہے' اختلاف ہماری عادت ہے اور اسی لئے جہاں اختلاف نہیں ہے وہاں ہم اختلاف کا بیج بو کر نئے نئے فتنوں کو جنم دے رہے ہیں' اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنا کر نئے نئے فرقوں کو اس لئے جنم دے رہے ہیں تا کہ ہم وقتی طور پر سیاسی فائدہ اٹھا سکیں' اسلام کے نام پر مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں..........

قومیں علم و آگہی سے بنتی اور ترقی کرتی ہیں۔ قومیں نفرتوں' بے معنی اختلافات اور فسادات سے نہیں بلکہ اتحاد' اتفاق اور تدابیر سے آگے بڑھتی ہیں۔ ہم اس سطح پر بھی دنیا کی بیشتر اقوام سے کمزور اور پیچھے ہیں۔ ہم ''اقراء'' کی تلاوت کرتے ہیں اور با آواز بلند کرتے ہیں' علم کے تعلق سے اللہ اور رسول ؐ کے احکام کا بار بار اعادہ کرتے ہیں' لیکن حصول علم کے شوق و جذبہ سے عاری ہیں۔ اس صورت میں اکیسویں صدی' جو آٹھ سال بعد آنے والی ہے' وہ بھی ہمارے لئے یقیناً جہل و لاعلمی کی صدی ہوگی اور وہ اس لئے بھی کہ ہم نے جو کچھ آج بویا ہے وہی کل کاٹیں گے۔

میں سوچتا ہوں کہ ہم ہر دم اسلام اسلام کی تسبیح پڑھتے ہیں' لیکن اپنے عمل سے ہم نے اپنے باطن میں اسلام کو مسترد کر رکھا ہے' ہم انفرادی و اجتماعی طور پر احکام قرآن کی جس طرح کھلم کھلا کر خلاف ورزی کر رہے ہیں وہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ ہم نے اسلام کا نسخہ تو لکھوا لیا ہے لیکن نسخے میں لکھی ہوئی دوا استعمال کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ معاملات زندگی اور معاملات انسانی کے تعلق سے قرآن پاک میں جو ہدایات آئی ہیں آپ ان کی فہرست مرتب کر لیجئے اور اس فہرست کو اپنے اعمال سے ملا کر دیکھئے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ ہم اسلام کے حوالے سے کہاں کھڑے ہیں؟ ہماری موجودہ روش سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ اکیسویں صدی میں بھی یہی صورت برقرار رہے گی۔

اکیسویں صدی کے تعلق سے ایک بات مجھے اور پریشان کر رہی ہے۔ ہم سب اسلام کا ہر وقت نام لیتے اور شور مچاتے ہیں' لیکن اس کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے' ہمارے شور شرابے کی وجہ سے دشمن اسلام تو بیدار ہو گیا لیکن ہم خود اس کی حکمت عملیوں سے غافل ہیں۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست تا نومبر 2001ء ص 136' 137)

عبرتوں کا تازیانہ

جناب راجہ انور صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

''جونہی افغان بحران شروع ہوا، ہمارے ہاں یار لوگوں نے ایک بار پھر ''تحریک خلافت'' چلا دی، ''جہادی'' قافلے کابل کی جانب روانہ ہونے لگے۔ ادھر ''امیر المومنین'' حضرت ملا عمر مدظلہ نے قندھار کی ایک زیارت گاہ سے حضور کا خرقہ مبارک نکالا! اور اسے چومتے ہوئے عہد کیا کہ وہ دشمن کے سامنے ہتھیار پھینکنے کے بجائے افغانستان کی سرزمین کو اس کے لئے قبرستان بنا کر رکھ دیں گے! کہتے ہیں کہ جو پاکستانی جرنیل ملا عمر کو سمجھانے بجھانے کی خاطر قندھار گیا تھا، موصوف نے اس کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا:۔

''تم مجھے امریکہ جیسے کمزور اور بے وقعت ملک سے ڈرانا چاہتے ہو؟ تم لوگوں کی تاریخ یہ ہے کہ تم نے آج تک کوئی جنگ جیتی نہیں اور ہماری تاریخ یہ ہے کہ ہم نے آج تک کوئی جنگ ہاری نہیں۔ اگر تمہیں امریکہ سے اتنا ہی خوف ہے۔ تو پاکستان والو! ہم تمہاری حفاظت کرنے کو بھی تیار ہیں''۔

اگر افغانوں نے کوئی جنگ نہیں ہاری تھی تو کم از کم ملائیت نے ان کا یہ ریکارڈ ضرور خراب کر دیا۔ امریکی سپاہ کے افغانستان سرزمین پر اترنے سے پہلے ہی طالبان (پاکستانیوں اور عربوں کو یکہ و تنہا چھوڑ کر) راہ فرار اختیار کر گئے۔ کوئی پوچھے کہ اگر آپ حضرات نے یہی کچھ کرنا تھا تو پھر ہزاروں بے گناہ مروانے کی کیا ضرورت تھی؟ اور ہمارے ہاں جو لوگ اسے کفر اور اسلام کے مابین معرکے سے عبارت کرنے پر بضد تھے، انہوں نے گویا ''کفر'' کو فتح سے ہمکنار کروا دیا۔ حالانکہ پتھر کے زمانے میں رینگتی ہوئی افغان قیادت اور امریکی ہائی ٹیک کے درمیان اس خونی معرکے کا نتیجہ پہلے سے اظہر من الشمس تھا۔ اسلام کی فتح و شکست سے اس کا کیا سروکار؟ اس کے باوجود جو لوگ سبز پوش فرشتوں کی آمد کے منتظر رہے کاش وہ سوچتے کہ فرشتے تو صرف اس کی مدد کے لئے اترا کرتے تھے، جس کا کردار فرشتوں کے لئے بھی قابل مثال تھا۔ ہم ایسے جاہ پرستوں کے لئے تو آسمان کی کوکھ سے آگ ہی کی بارش ہو سکتی تھی۔ چنانچہ وہ امریکی بموں کی شکل میں ہوتی رہی! چلئے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اللہ کے قوانین ہماری خواہشات کے تحت نہیں بدل سکتے۔ چنانچہ یہ بات ممکن نہیں کہ جو ہمہ وشمہ ''جہاد'' کا اعلان کر دے فرشتے اسی کی مدد کے لئے اترنے لگیں؟ اگر اس غلط فہمی کا اب بھی ازالہ ہو جائے تو اس سے بہتوں کا بھلا ہو جائے گا۔ اور پھر اسلام کشت و خون کا نام ہے اور نہ عدم برداشت کا!

اب اسے جنرل مشرف کی مجبوری کہئے، ان کی ذہانت جانئے یا پھر بزدلی سمجھئے کہ پاکستان (پہلے مرحلے میں ہی سہی) کم از کم بش اور واجپائی کی گرفت سے بچ نکلا، ورنہ جو حشر قندوز، کابل اور قندھار کا ہوا، وہ لاہور، کراچی اور اسلام آباد کا بھی ہو سکتا تھا، شکر جانئے کہ محترم قاضی حسین احمد، صوفی محمد اور مولانا فضل الرحمن ایسے نیک دل حضرات کا بس ہی نہیں چل پایا، ورنہ اس وقت ہم آپ بھی کسی بارڈر پر مہاجرین کیمپ میں پڑے ہوتے۔ اس کے باوجود ہمارے ان رہنماؤں میں سے کسی نے درجہ شہادت پر فائز نہیں ہونا تھا''۔

(روزنامہ ''خبریں'' 15 دسمبر 2001ء)

آسمان سے نہیں

آج لوگ آسمان سے انقلاب اترنے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن میرا یقین ہے کہ آسمان سے ہمارے لئے کوئی نجات دھندہ نہیں آئے گا۔ ہم خود اپنے دیس کی تقدیر بدلنے کے لئے گھر گھر اور گلی گلی سماجی انقلاب کا سورج طلوع کریں گے۔

(روزنامہ پاکستان - 5 ستمبر 2001ء)

زندگی کی بنیادی اینٹیں

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

جس طرح اس کائنات میں پایا جانے والا مادہ ہر شکل میں - ٹھوس - مائع گیس ایٹمز Atoms سے مل کر بنا ہے جو مادہ کی سب سے چھوٹے سائز کی شکل ہے اور آگے ہر ایٹم کے اندر پروٹان - نیوٹران اور الیکٹران کی ایک دنیا آباد ہے جو ان کی تعداد کی نسبت سے مختلف عناصر کی صلاحیتوں کا تعین کرتے ہیں - کچھ یہی کیفیت تمام زندہ اجسام کی ہے چاہے وہ حیوانات ہوں یا نباتات - تمام زندہ اجسام خلیات سے مل کر بنے ہیں اور آگے ان خلیات کے اندر ایک دنیا آباد ہے - جو Nucleus اور Cytoplasm پر مشتمل ہے جبکہ بذات خود ہر خلیہ کے گرد لپٹی ہوئی ایک باریک جھلی اسے اس کے ارد گرد کے ماحول سے جدا کر کے ایک الگ اکائی کی حیثیت دیتی ہے -

خلیات اپنی شکل وصورت اور سائز میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہو سکتے ہیں - یہ چوکور خانوں - گول دائروں - مستطیل - سپرنگ کی شکل - پیچدار کیل - لمبے دھاگوں - چٹیل پلیٹ یا نرم لوتھڑے کی شکل میں ہو سکتے ہیں - عام طور پر خلیہ کا قطر ایک انچ کے ہزارویں حصہ کے برابر ہوتا ہے لیکن اس سائز میں کافی کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ بکٹیریا کا خلیہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ ایک انچ کی لمبائی میں پچاس ہزار رکھے جا سکتے ہیں - جبکہ کسی پرندے کا انڈا صرف ایک خلیہ ہونے کی وجہ سے بہت بڑے سائز کا ہوتا ہے - اس لحاظ سے دنیا میں پایا جانے والا سب سے بڑا خلیہ شتر مرغ کا انڈا ہوتا ہے جو بیس بال کی گیند کے سائز کا ہوتا ہے - اسی طرح کسی درخت یا جانور کے سائز کا تعلق اس کے خلیات کے سائز سے ہرگز نہیں ہے بلکہ تعداد سے ہے - ایک ہاتھی ایک چوہے کے مقابل پر بہت بڑا اس لئے نہیں ہے کہ اس کے خلیات کا سائز بڑا ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اس کے خلیات کی تعداد بہت زیادہ ہے -

خلیہ کی اندرونی دنیا

ہر قسم کی نباتاتی اور حیوانی زندگی ایک خلیہ سے شروع ہوتی ہے جو ایک انتہائی چھوٹا ذرہ ہونے کے باوجود مکمل طور پر زندہ وجود ہے - یہ سانس لیتا - غذا کھاتا - فضلات خارج کرتا - بڑھتا پھولتا - نسل پیدا کرتا اور بالآخر مر جاتا ہے - اپنی نسل کی پیداوار کے لئے ہر خلیہ دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے اور یہ دونوں حصے بڑھتے پھولتے ہوئے مکمل خلیہ بن جانے کے بعد آگے پھر دو دو حصوں مین تقسیم ہونے کی اہلیت پیدا کر لیتے ہیں - خلیہ سائز کے لحاظ سے اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ ہمارا جسم کم و بیش دس لاکھ کروڑ خلیات سے مل کر بنا ہے - صرف ہاتھ کی ہتھیلی کے لئے ساٹھ ستر لاکھ خلیات کی ضرورت ہو گی - لیکن اس کے باوجود یہ ہماری زندگی اور تمام جسمانی افعال کا ضامن ہے - خون کے سرخ خلیات تمام جسم کو آکسیجن مہیا کرنے کا کام کرتے ہیں جس کے بغیر جسم چند منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا - سفید خلیات بیماریوں کے خلاف مدافعتی صلاحیت پیدا کرتے ہیں اور Platelets کے خلیات خون کے بہنے کو روکنے کی صلاحیت کے ضامن ہیں - ہمارے عضلات کے خلیات اعضاء کو حرکت دینے کی صلاحیت عطا کرتے ہیں جبکہ اعصاب کے خلیات پیغامات کو دماغ تک پہنچانے اور واپس لانے کا فرض سرانجام دیتے ہیں -

ایٹم کی طرح خلیہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے - ایک اس کا مرکزہ اور دوسرا ارد گرد کی جگہ - ارد گرد کی جگہ میں ایک گاڑھا محلول بھرا ہوا ہے جس کو Cytoplasm کہا جاتا ہے - اس محلول کے اندر چھوٹی چھوٹی بافتیں واقع ہیں جو خلیہ کو اس کے تمام افعال سرانجام دینے کے لئے توانائی فراہم کرتی ہیں - پروٹین جو تمام جسم میں بیماریوں کے خلاف مدافعت پیدا کرتی ہیں اسی جگہ پیدا ہوتی ہیں - خلیہ کے اپنی نسل کی بقا کے لئے دو حصوں میں تقسیم ہونے کا کام اور سینکڑوں مختلف قسم کے کیمیائی مادے پیدا کرنا اسی حصہ کے ذمہ ہے - خلیہ کا مرکزہ خلیہ کی تمام کارکردگی کو اس طور سے چلانے کا کنٹرول روم ہے - اس کے گرد واقع ایک جھلی کا غلاف اس کو بیرونی حصہ سے جدا کرتا ہے - اس مرکزے میں آگے دو حصے ہیں ایک کروموسومز اور دوسرا نیوکلیائی - کروموسومز باریک دھاگے سے مشابہ وہ بافتیں ہیں جو ہماری شخصیت - عادات واطوار اور آئندہ نسل کی خصوصیات پیدا کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہیں - ان کروموسومز کے دو اہم اجزا ہیں ایک DNA اور دوسری خاص قسم کی پروٹینز - DNA کے پہلو بہ پہلو وہ جینز Genes واقع ہیں جو ہماری موروثی جسمانی بناوٹ اور عادات واطوار کا تعین کرتے ہیں - ایک گائے کے ہاں بچھڑا پیدا ہوتا ہے نہ کہ مچھلی - اور ہمارے قد کاٹھ - آنکھوں کا رنگ - جلد کی رنگت - بالوں کی بناوٹ وغیرہ وغیرہ سینکڑوں قسم کی انفرادی خصوصیات - یہ سب کچھ ہمارے DNA ہی تعین کرتے ہیں - دراصل ہمارے DNA کے اندر واقع کیمیکلز پیدا کرنے والے سنٹر کچھ اس ترتیب سے کام کرتے ہیں کہ اس ترتیب کا اثر کسی فرد کی آئندہ کی زندگی اور اس کی نسل کی زندگی میں موروثی طور پر پڑتا ہے - جس طرح فائبر گلاس کے تاروں میں سے آواز کو روشنی کے سگنلز میں تبدیل کر کے آگے بھیجا جاتا ہے - یہ روشنی بڑی تیز رفتاری سے جلتی بجھتی ہے اور مختلف بار جلنے بجھنے کے عمل کو مختلف معانی دے دیئے جاتے ہیں اور اس جلنے بجھنے کے عمل کو پڑھ کر پھر آواز میں تبدیل کر دیا جاتا ہے یا جیسے ریلوے سٹیشن سے ٹیلیگراف پر ٹک ٹک کی آوازوں کو مختلف حساب سے ملانے سے ایک زبان جنم لیتی ہے اسی طرح ہمارے DNA اور جینز کے اندر کیمیائی مادوں کے پیدا ہونے کے عمل سے ایک زبان جنم لیتی ہے جو اس بات کا تعین کرتی ہے کہ یہ شخص آئندہ کس قسم کی جسمانی شخصیت اور طور طریقوں کا مالک ہوگا - اس کے جسم کے کونسے خلیات میں تبدیلی واقع ہو کر وہ کینسر میں تبدیل ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ - ½2 سال پیشتر جو سائنسدانوں کی اس صدی کی سب سے بڑی کامیابی کا دعویٰ اخبارات کی زینت بنا تھا وہ یہی تھا کہ سائنسدان انسانی جسم کے DNA اور جینیاتی کوڈ کو پڑھنے کے قابل ہو گئے ہیں یعنی خلیات میں واقع DNA کروموسومز کے اندر جس ترتیب سے واقع ہیں اور جس انداز سے کیمیائی مادے پیدا کرتے ہیں اس کو خاص معنی دے کر ایک زبان کا انداز اپنا لیا گیا کہ اس ترتیب سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے - لہذا آئندہ فلاں CODE کے مطابق جسم میں DNA اور جینز کے کام کرنے کا یہ مطلب ہوگا - اور فلاں کا یہ مطلب ہوگا - اور اس سے یہ یہ چیزیں پیدا ہوں گی - تو اگر کینسر پیدا ہونے کے رجحان کی طرف کوڈ جا رہا ہے تو اس کے عمل میں تبدیلی پیدا کر کے اس کو اس راستہ سے روک دیا جائے اور یوں مختلف بیماریوں کے پیدا ہونے سے بہت قبل ہی ان کا تدارک کیا جا سکے گا - واللہ اعلم بالصواب -

خلیہ کی تقسیم

مختلف جانداروں میں خلیہ کے اندر پائے جانے والے کروموسومز کی تعداد مختلف ہوتی ہے - مثلاً انسان میں 46 - مینڈک میں 26 اور مٹر کے پودے میں 14 - اور یہ کروموسومز ہمیشہ جوڑوں کی صورت میں واقع ہوتے ہیں یعنی انسان میں 23 جوڑے - مینڈک میں 13 اور مٹر میں 7 جوڑے - نر اور مادہ انسان میں اگر دو خلیات کے باہم ملنے یعنی Sperm اور EGG کے ملنے سے گویا دونوں کے 46+46=92 کروموسومز اکٹھے ہو جائیں گے جو ان کے بچہ میں پائے جانے چاہئیں - لیکن ایسا نہیں ہوتا - ایک عمل ہے جسے MEIOSIS کہا جاتا ہے جو خلیہ کی دو حصوں میں تقسیم میں کارفرما ہوتا ہے اور جس کے تحت ماں اور باپ کے 23 جوڑے آپس میں مل کر 46 کروموسومز بن کر اولاد میں منتقل ہوتے ہیں اور اس طرح ہر خلیہ کا دو حصوں میں تقسیم ہوتے چلے جانے کے عمل کے باوجود ہر جاندار میں کروموسومز کی تعداد وہی رہتی ہے جو والدین میں تھی - اور اس طرح مرنے والے اور نئے پیدا ہونے والے خلیات کی تعداد بلوغت کے بعد یکساں رہتی ہے - اور ماں کے بارآور ہونے والے انڈے میں وہ تمام خصوصیات کندہ ہوتی ہیں جن خصوصیات کا پیدا ہونے والا بچہ آئندہ زندگی میں حامل ہوگا - کیونکہ یہ وہ بنیادی خلیات ہی ہیں جو ماں باپ کی طرف سے مل کر تقسیم ہونے کے نتیجہ میں ان میں موجود تمام خصوصیات کے ساتھ بچہ کے تمام جسمانی اعضا کی بناوٹ میں ڈھلے ہیں - ہر تقسیم ہونے والا خلیہ اپنی موروثی صفات پیدا ہونے والے بچہ میں منتقل کرتا ہے اور یہ عمل اس خلیہ میں پائے جانے والے DNA مخصوص قسم کے Enzymes پیدا کر کے انہیں بچہ میں منتقل کر کے انجام دیتے ہیں - ہر ایک منٹ میں ہمارے جسم کے تین ارب کے قریب خلیات مرتے ہیں اور تین ارب نئے خلیات ان کی جگہ لیتے ہیں - جلد کے مردہ خلیات جھڑ جاتے ہیں جبکہ اندرونی اعضا کے مرنے والے خلیات ہمارے جسمانی فضلات کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں - خون کے سفید خلیات 13 دن بعد - سرخ خلیات 120 دن بعد اور جگر کے خلیات تقریباً 18 ماہ کے بعد مر کر نکل جاتے ہیں جبکہ اعصاب کے خلیات 100 سال تک زندہ رہ سکتے ہیں - اور یہ اعصابی خلیات اگر ایک دفعہ مر جائیں تو پھر کبھی دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتے کیونکہ ان میں تقسیم ہو کر آگے چلنے کی صلاحیت نہیں ہوتی - اسی لئے ایسے مریض جن کے کسی حصہ کے اعصاب خدانخواستہ مر جائیں تو ان کا وہ عضو ہمیشہ کے لئے بے کار ہو جاتا ہے - دراصل زندہ اجسام کی تخلیق اور ان کے اعضا کی کارکردگی ایسی زبردست اور کامل واکمل صناعی ہے کہ یقیناً یقیناً یہ ان کے خالق کی عظمت و جبروت کا منہ بولتا ثبوت ہے چہ جائیکہ کوئی سرپھرا یہ کہے کہ یہ سب کچھ اپنے آپ ہی پیدا ہوا ہے اور اس کا خالق کوئی نہیں ہے - صرف ایک خلیہ سے آگے تقسیم در تقسیم کے عمل سے کھرب ہا کھرب خلیات کا پیدا ہو جانا اور پھر ایک مخصوص حد تک نشوونما پا جانے کے بعد ایک معینہ تعداد کو قائم رکھنا اور ہر خلیہ کو یہ علم ہونا کہ اس نے بال یا ناخن یا آنکھ کے ڈھیلے یا کان کے پردے یا دماغ کی جھلی یا دل کے والو کا حصہ بننا ہے - اور مجموعی طور پر خلیات کا ایک مخصوص جاندار کی شکل اختیار کرنا اور پھر اپنے ماں باپ کی جسمانی شکل وصورت - قد کاٹھ اور رنگت کے ساتھ ساتھ ان کے عادات و اطوار اور طریقوں کو بہت حد تک اپنانے کے باوجود ان سے علیحدہ اپنی شکل وصورت اور شخصیت کی انفرادیت کو برقرار رکھنا - یہ سب کچھ کسی سپر کمپیوٹر میں Feed کئے گئے پروگرام کے تحت آئندہ کے لائحہ عمل کی انتہائی شاندار مثال ہے - اگر سارے اجسام خود بخود ہی اتفاقیہ حادثات کے نتیجہ میں پیدا ہو گئے ہیں جیسا کہ نیچری سائنسدانوں کا اعتقاد ہے تو ان میں اس قدر باریک اور پیچیدہ پروگرام پر عمل کرنے کی صلاحیت کہاں سے آ گئی؟ ان اتفاقیہ طور پر پیدا ہو جانے والے Genes کو یہ علم کہاں سے ملا کہ بغیر کسی استثناء کے سب کے سب ایک معین شکل میں ڈھلتے ہیں اور ہر جانور کی اپنی اپنی مخصوص شکل وصورت - سائز اور خصوصیات ہمیشہ برقرار رہتی ہیں - کبھی یہ نہیں ہوتا کہ ایک جانور کا سر اور دوسرے کا دھڑ اتفاقیہ طور پر آپس میں مل کر پیدا ہو جائیں - اتفاقیہ طور پر اگر اتنا بڑا کارخانہ قدرت پیدا ہو سکتا ہے تو اس میں اتفاقیہ استثناء بھی

ہونے ضروری ہیں کیونکہ اتفاق کا تو کوئی پروگرام نہیں ہوتا۔ بلکہ اتفاقیہ حادثات میں آپ میں نہ ملنے والی اشیاء کی پیدائش زیادہ اغلب ہے۔لیکن ہمیں تو انسانوں کے چہروں کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ ان کے انگوٹھوں سے لے کر لکیریں تک اپنا الگ تشخص لئے ہوئے نظر آتی ہیں کیونکہ اس کارخانہ قدرت کے نظام میں ہر ایک جاندار کی اپنی الگ پہچان کا ہونا ناگزیر ہے لیکن اس کے باوجود ہر انسان انسان ہی کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ ہر بیٹا اپنے والدین کے کچھ خواص لئے ہوئے اپنی انفرادی شخصیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ DNA اور GENES کے کوڈ کی زبان میں خداتعالیٰ نے روز ازل سے Feed کیا ہوا ہے اور وہ اس کے مطابق عمل کرتے جاتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ 2002-7-30 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اسی دن ان کی نماز جنازہ بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے کے بعد مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔

محترم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب علاقہ بھر میں مشہور معروف احمدی ڈاکٹر تھے اور خداتعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفاء عطا کر رکھی تھی۔ آپ مکرم ڈاکٹر ملک منیر احمد صاحب آف قلعہ کالروالہ کے والد تھے۔

قارئین سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کے بڑے بھائی مکرم چوہدری رفیق احمد جمیل صاحب (ریٹائرڈ اے ای ٹیلی فون) کی اہلیہ محترمہ رفعت جمیل صاحبہ حال مقیم کینیڈا مورخہ 18 جون 2002ء بعمر 65 سال وفات پاگئیں۔ تدفین احمدیہ قبرستان کینیڈا میں ہوئی۔ مرحومہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت لاہور و جج ہائی کورٹ کی بھانجی تھیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد شمس صاحب پنشنر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم منور احمد قمر صاحب آف جرمنی بلڈ پریشر اور دیگر تکالیف کی وجہ سے لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

☆ مکرم طارق حیات صاحب متعلم جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم فرحت حیات صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ ابن مکرم چوہدری صداقت حیات صاحب کی تقریب شادی 20 جولائی 2002 کو ہمراہ مکرمہ صائمہ ارم صاحبہ بنت چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب وڑائچ بخیر و عافیت انجام پائی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ ان کا نکاح مورخہ 14 جولائی 2002ء کو مکرم راجہ منیر احمد خاں صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے بیت النصرت میں مبلغ -/65000 روپے حق مہر پر پڑھا۔

دولہا مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب نمبردار آف گوجرانوالہ کے نواسے اور مکرم چوہدری رحمت خاں جگ مرحوم آف ڈاہرانوالی حافظ آباد کے پوتے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبین کاشف خان صاحب کارکن نظارت دیوان تحریر کرتے ہیں کہ: میرا بھانجا برہان احمد خاں ابن مکرم رانا نعیم احمد خاں صاحب چک نمبر 88/ر ج۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد مورخہ یکم اگست 2002ء کو بعمر 6 سال اچانک بخار وغیرہ ہونے کی وجہ سے وفات پا گیا ہے اسی دن مکرم عبدالسلام طاہر صاحب معلم وقف جدید نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہونے کے بعد انہوں نے قبر پر دعا کروائی۔ مرحوم مکرم رانا عبدالحکیم خاں کانگڑی ساکن گڑھ موڑ ضلع جھنگ کا نواسہ اور والدین کا 2 بیٹیوں کے علاوہ اکلوتا بیٹا تھا۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو اس گہرے صدمہ میں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

نابلوس پر اسرائیلی ٹینکوں کا حملہ اسرائیلی فوج نے سینکڑوں ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے مغربی اردن کے شہر نابلوس پر ایک دفعہ پھر دھاوا بول دیا اسی طرح رفاہ میں بھی ٹینکوں اور بلڈوزوں سے حملہ کیا گیا۔ 7 فلسطینی جاں بحق ہوگئے۔ اسرائیلی فوج نے رفاہ میں داخل ہو کر متعدد مکان بلڈوز کر دیئے۔ حملہ آور فوج نے ایک فلسطینی فدائی کے نوسالہ بچے کو یہ کہتے ہوئے گولی ماردی کہ یہ بھی بڑا ہو کر دہشت گرد بنے گا۔ سینئر اسرائیلی افسر نے کہا کہ اسرائیل کے تازہ حملے کا مقصد فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس کے وجود کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے۔

سعودی عرب اور قطر میں کشیدگی اسرائیل کے فلسطین پر حالیہ حملوں اور تشدد کے واقعات کے باوجود اسرائیل قطر تعلقات کی وجہ سے سعودی عرب اور قطر کے درمیان زبردست کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔

روس ایران کو اسلحہ فروخت کرے گا روس 5 ارب ڈالر کا اسلحہ ایران کو فروخت کرے گا۔ ہتھیار آئندہ تین سالوں کے دوران فراہم کئے جائیں گے۔ دفاعی سامان میں لڑاکا طیارے، ہیلی کاپٹرز آبدوزیں اور فضائی دفاعی نظام شامل ہوگا۔

اسلحہ انسپکٹروں کو بات چیت کی دعوت عراق نے اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کو بات چیت کے لئے بغداد آنے کی دعوت دے دی ہے۔ عراقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ تکنیکی معاملات پر بات چیت سے آئندہ مانیٹرنگ اور معائنے کی سرگرمی کے لئے ٹھوس بنیاد فراہم کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کو چکر دے رہا ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا دفاعی بجٹ امریکی سینٹ نے ملکی تاریخ میں 335 ارب ڈالر کے دفاعی اخراجات کے سب سے بڑے بل کی بھاری اکثریت سے منظوری دے دی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق 335 ارب ڈالر کا یہ دفاعی بجٹ صدر بش کی درخواست سے 11 ارب ڈالر کم ہے کانگرس کے ایک رکن کا کہنا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا دفاعی بل قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس میں 7 ارب ڈالر میزائل ڈیفنس سسٹم کی بہتری کے لئے رکھے گئے ہیں۔ 4.1 فیصد امریکی فوجیوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

کرہ ارض پھیل رہا ہے لندن، سائنس دانوں نے انکشاف کیا ہے کہ کرہ ارض نے پھیلنا شروع کر دیا ہے۔ تاہم اس پھیلاؤ کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ نئی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ کرہ ارض کے پھیلاؤ کا عمل گزشتہ چار سال سے خط استوا پر جاری ہے خیال ہے کہ قطبین کے قریب سطح زمین کے نیچے ہونے والی تبدیلیاں اس پھیلاؤ کا سبب ہوسکتی ہیں۔

انٹرنیٹ کا استعمال آئندہ تین برسوں کے دوران دنیا بھر میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد ایک ارب ہو جائے گی۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں 50 کروڑ صارفین انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا انگریزی اخبار دنیا میں شائع ہونے والے انگریزی زبان کے 10 بڑے اخبارات میں برطانیہ سے شائع ہونے والا انگریزی اخبار ''دی سن'' سرفہرست ہے۔ جو روزانہ 35 لاکھ 54 ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ دوسرے نمبر پر برطانیہ سے شائع ہونے والے ڈیلی میل کی روزانہ اشاعت 23 لاکھ 67 ہزار ہے۔ تیسرے نمبر پر بھی برطانوی اخبار ''دی مرر'' کی روزانہ اشاعت 22 لاکھ 62 ہزار ہے۔ اس کے بعد امریکہ کا ''وال سٹریٹ جرنل'' ہے جس کی اشاعت 17 لاکھ 53 ہزار یومیہ ہے۔ یو ایس اے ٹوڈے کی 16 لاکھ 72 ہزار کاپیاں روزانہ کاپیاں چھپتی ہیں۔ انڈیا سے ٹائمز آف انڈیا کی اشاعت 14 لاکھ 79 ہزار روزانہ ہے۔ نیویارک سے دی نیویارک ٹائمز کی روزانہ اشاعت 10 لاکھ 86 ہزار ہے اسی طرح لاس اینجلس ٹائمز کی روزانہ اشاعت 10 لاکھ 87 ہزار۔ برطانیہ سے چھپنے والے ڈیلی ایکسپریس کی یومیہ اشاعت 10 لاکھ 66 ہزار اور انگریزی زبان کا دسواں بڑا اخبار برطانیہ سے دی ٹیلی گراف ہر روز 10 لاکھ 33 ہزار شائع ہوتا ہے۔

افغانستان میں 50 ہلاک افغانستان کے مغربی علاقے میں تاجک اور پشتون قبائل کے درمیان خونریز لڑائی میں پچاس سویلین اور شہری مارے گئے۔ متعدد پشتونوں کو زندہ جلا دیا گیا۔

5 چڑیلوں کی ہلاکت بھارت کے صوبے مغربی بنگال میں مقامی قبائلیوں نے پانچ عورتوں کو چڑیلیں ہونے کے الزام میں ہلاک کر دیا۔ قبائیوں کا کہنا ہے کہ ان کے ایک مقامی مذہبی پیشوا نے اس قتل پر یہ کہہ کر اکسایا تھا کہ یہ خواتین چڑیلیں ہیں۔ اور ان کے کالے جادو کی وجہ سے گاؤں میں بیماریاں اور مصیبتیں پھیل رہی ہیں۔

اغوا ہونے والوں کا سمگل بی بی سی کے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ ایک ملک سے اغوا ہونے والوں کو دوسرے ملک میں سمگل کر دیا جاتا ہے گزشتہ چھ ماہ میں پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں 10 خواتین سمیت 43 افراد کو اغوا کیا گیا۔ اغوا کی ان وارداتوں میں پاکستان کے علاوہ ایران، افغانستان اور دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بھی ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	5-اگست	زوال آفتاب	: 1-14
سوموار	5-اگست	غروب آفتاب	: 8-05
منگل	6-اگست	طلوع فجر	: 4-53
منگل	6-اگست	طلوع آفتاب	: 6-25

بجلی 19 پیسے فی یونٹ مہنگی - نیشنل الیکٹرک ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے گھریلو صارفین کے لئے بجلی کی قیمتوں میں اضافے کے فیصلہ پر نظر ثانی کر دی ہے اور 19 پیسے فی یونٹ اضافہ کی منظوری دے دی ہے قبل ازیں نیپرا نے 51 فیصد اضافے کی منظوری دی تھی جو 39 پیسے فی یونٹ بنتا تھا- 17 جولائی کو نیپرا نے واپڈا کو اوسطاً 40 پیسے فی یونٹ اضافہ کی منظوری دی تھی- اس فیصلے کے تحت گھریلو صارفین پر زیادہ بوجھ ہو گیا تھا- لیکن صدر مشرف نے گھریلو صارفین کے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کے فیصلہ کا نوٹس لیا اور انہوں نے ہدایت کی کہ اس معاملہ پر نظر ثانی کی جائے جس پر وفاقی وزارت پانی و بجلی نے صارفین کو ریلیف فراہم کرنے کے لئے نیپرا کو درخواست دی- نیپرا کے پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ نیپرا نے واپڈا کے ٹیرف پر نظر ثانی کی ہے جو گھریلو صارفین کے بوجھ میں کمی کرے گی- اور گھریلو صارفین کے لئے 39 پیسے کی بجائے 19 پیسے فی یونٹ اضافہ کی منظوری دی ہے-

صدر مشرف کے جیانگ ژیمن سے طویل مذاکرات - صدر جنرل مشرف نے چین کے صدر جیانگ ژیمن سے ایک گھنٹہ طویل ملاقات کے دوران دو طرفہ اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیالات کیا- انہوں نے چینی صدر کو علاقہ کے تازہ واقعات سے آگاہ کرتے ہوئے صلاح مشورہ کیا- صدر مشرف نے وطن واپسی سے قبل ایک انٹرویو میں بتایا کہ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن و استحکام کے فروغ کے لئے چین کی حمایت کے حصول کے لئے صدر چین کے ساتھ ان کے مذاکرات انتہائی ثمر آور اور تعمیری رہے اور ملاقات بڑی اچھی اور مثبت رہی- انہوں نے چینی صدر کے ساتھ باہمی علاقائی اور بین الاقوامی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کیا- انہوں نے مزید بتایا کہ انہوں نے پاک بھارت کشیدگی کی بڑی وجہ تنازعہ کشمیر کے پر امن حل کے سلسلے میں چین کی مسلسل حمایت پر چینی قیادت اور حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے- اور چینی صدر کو علاقہ کی تازہ صورت حال اور کنٹرول لائن پر کشیدگی میں کمی کی جانے والی پاکستان کی کوششوں سے آگاہ کیا-

صوبائی وزیر مذہبی امور کو فریق بنانے کا حکم - لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس چودھری اعجاز احمد نے جماعت الدعوۃ کے امیر حافظ سعید کی اہلیہ کی درخواست منظور کرتے ہوئے حافظ سعید کی حبس بے جا کے خلاف ان کی رٹ درخواست میں صوبائی وزیر مذہبی اور مفتی غلام سرور قادری کو فریق بنانے کا حکم دے دیا اور انہیں بطور مدعا علیہ 12-اگست کے لئے نوٹس جاری کر دیا ہے-

اقلیتی نشستیں بحال، سینٹ کی مدت 6 برس

صدر اور چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے جنرل الیکشنز 2002ء میں چوتھی ترمیم کا حکمنامہ جاری کر دیا ہے- جس کے تحت آئین کے آرٹیکل 260 کے تحت اسمبلیوں میں اقلیتی ارکان کی نشستیں بحال کر دی گئی ہیں- سینٹ کے ارکان کے انتخاب کے لئے صوبائی اسمبلیوں کی ووٹنگ کا طریقہ کار بحال کر دیا ہے- خواتین کی نشستوں اور سینٹ کا الیکشن مناسب نمائندگی اور سنگل ووٹ کی بنیاد پر ہو گا- سینٹ کی مدت 6 سال ہو گی- اسے توڑا نہیں جا سکے گا- اسمبلیوں کے لئے امیدوار کی عمر 25 سال اور سینٹ کی رکنیت کے لئے 30 سال مقرر کی ہے- سینٹ کے ارکان کی تعداد 100 ہو گی- نئے حکم کے تحت قومی اسمبلی کی کل 342 نشستیں ہوں گی-

باہمی تعلقات پر نظر ثانی کا خدشہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے سربراہ نے دھمکی دی ہے کہ آسٹریلیا نے اکتوبر کے دورہ پر پاکستان سے انکار کر دیا تو پاکستان کی قیادت میں دیگر ایشیائی ممالک بھی آسٹریلیا کا بائیکاٹ کر دیں گے۔ بورڈ کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل توقیر ضیاء نے کہا کہ صدر جنرل مشرف اس مسئلے میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں۔ اب یہ صرف دو کرکٹ بورڈ کے درمیان مسئلہ نہیں رہا بلکہ سربراہان مملکت بھی اس میں ملوث ہو گئے ہیں اگر آسٹریلوی کرکٹ بورڈ جنرل مشرف کے الفاظ پر یقین نہیں کرتا تو پھر مجھے خدشہ ہے کہ ہمیں باہمی تعلقات پر نظر ثانی کرنا ہو گی۔ واضح رہے جنرل مشرف نے گزشتہ ہفتے اس موضوع پر آسٹریلوی وزیراعظم جان ہارورڈ سے گفتگو کی تھی اور ان پر زور دیا تھا کہ آسٹریلوی کرکٹ بورڈ کو پاکستان کے دورے پر قائل کیا جائے جب کہ یکم اکتوبر سے شروع ہونے والے دورے کے بارے میں آسٹریلوی کرکٹ ٹیم کے ارکان نے پاکستان میں کھیلنے پر اپنی سلامتی کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا ہے۔ تاہم آسٹریلوی ٹیم کے کپتان سٹیو واہ نے کہا کہ اگر بورڈ نے اجازت دی تو وہ پاکستان میں ٹسٹ میچ کھیلیں گے۔

قومی دولت لوٹنے والوں کو وطن واپس لایا جائے گا۔ عوام کی خون پسینے سے کمائی دولت لوٹ کر ملک سے باہر بیٹھے ہوئے لیٹروں کو وطن واپس لا کر عوام کے سامنے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا۔ اور ان سے ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار عتیق سٹیڈیم لاہور میں پاکستان نیشنل الائنس کے ورکرز کنونشن میں رہنماؤں نے اپنی تقاریر میں کیا۔

عدالتی مفرور اور قرض نادہندہ الیکشن نہیں لڑ سکیں گے حکومت نے عدالت سے سزا یافتہ اشتہاری ملزموں اور قرض نادہندگان کے اکتوبر میں انتخابات میں شرکت پر پابندی لگا دی ہے۔ جاری ہونے والے ایک ترمیمی آرڈیننس میں وضاحت کی گئی ہے ۔ کہ عدالت سے مفروری سزا یافتہ اشتہاری اور ایسے افراد جنہوں نے 20 لاکھ روپے سے زائد قرض اپنے یا اپنے اہل خانہ کے نام سے لیا ہو اور ادائیگی میں ایک سال کی تاخیر ہو گئی ہو یا ایسا قرضہ معاف کروا دیا ہو وہ پارلیمانی انتخابات میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

نواز شریف کو پارٹی صدر برقرار رکھنے کا فیصلہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے میاں نواز شریف کو ایک مرتبہ پھر پارٹی صدر بنانے کا حتمی فیصلہ کیا۔

پاکستان کی ہاکی میں عبرتناک شکست کامن ویلتھ گیمز میں نیوزی لینڈ نے پاکستان کو سیمی فائنل میں ایک سات سے شکست دے کر فائنل میں پہنچ گیا۔

وطن واپسی کا دارومدار انتخابی نتائج پر ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے کہا کہ وطن واپسی کا دارومدار انتخابی نتائج پر ہے۔ تیسری مرتبہ وزیراعظم بننے کا شوق نہیں حکومت کی مخالفت کے باوجود وطن واپس آ کر انتخابات میں حصہ لینا چاہتی ہوں۔

پندرہ رکنی ٹیم کا اعلان۔ وقار یونس ہی کپتان ہونگے۔ مراکش میں ہونے والے سہ ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ کے لئے پاکستان کی پندرہ رکنی کرکٹ ٹیم کا اعلان کر دیا گیا۔ وقار یونس کو اس ٹورنامنٹ اور آئی سی سی ٹرافی کے لئے بھی کپتان برقرار رکھا گیا۔ پندرہ رکنی ٹیم میں آفریدی، عمران نذیر، سعید انور، یوحنا، یونس، انضمام، سمیع، ثقلین، عبدالرزاق، مصباح، وسیم اکرم، شعیب ملک، اظہر محمود اور راشد لطیف شامل ہیں۔

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

گردہ، مثانہ کی پتھریاں، انفیکشن، پروسٹیٹ گلینڈ

Calculi Course	350/-	سخت اور کم ادویاتی اثر قبول کرنے والی پتھری کیلئے (40دن کیلئے)
Kidney Infection Course	370/-	گردہ میں انفیکشن سوزش درد اور پیشاب میں پیپ اور خون آنے کیلئے //
Kidney Stone Course	370/-	گردہ مثانہ یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے (40دن کیلئے)
Prostate Course	230/-	پروسٹیٹ گلینڈز کے بڑھ جانے، سوزش پیشاب رک رک کر اور تکلیف سے آنے کیلئے (21دن کیلئے)

لٹریچر وادویات ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ-پاکستان

فون کلینک:214606 ہیڈ آفس:213156، سیلز: 214576 فیکس:212299

طالب دعا: نثار احمد مغل

پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس

سپیشلسٹ: ہر قسم کی کاربائڈ ٹپ کے کوالٹی ورک کے لئے تشریف لائیں۔
نیز انڈسٹریل مینیفیکچرنگ اور سپارک روزنک معیاری کام کیا جاتا ہے۔

گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17- انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل:0320-4820729

رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61